اقتباس "اہل حدیث" ۱۹۱۱ء

میں اہل حدیث کیوں ہوا؟

(از محمد یوسف پنشنر مرحوم)

۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے کہ میری عمر تخمیناً ۲۰ برس کی تھی۔ میں امرتسر میں کتب فروشی کرتا تھا کہ میرے پاس مظاہر حق[1] بھی آئی۔ میں نے اس میں رفع یدین کی حدیث دیکھی تو اپنے استاد ابو عبداللہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم امرتسر کی خدمت میں پیش کی۔ مولوی صاحب موصوف چونکہ ان دنوں حنفی تھے۔ اس لیے انھوں نے جواب دیا یہ حدیث شافعیوں کی ہے۔ امام شافعی نے اس کو لیا ہے۔ ہمارے امام اعظم نے اسے قبول نہیں کیا (مگر بعد میں اہل حدیث ہو گئے) میں نے کہا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا نہیں؟ کیا رسول خدا نے یہ تقسیم کی ہے؟ مولوی صاحب نے کہا حدیث تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے مگر ہمارے امام کا اس پر عمل نہیں یہی جواب میرے دوست شیخ محی الدین مرحوم لاہوری نے دیا مگر میری تسلی اس سے نہ ہوئی تھی۔ میں برابر مولوی غلام رسول صاحب کی مسجد میں رفع یدین کرتا رہا۔ ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف نے مجھ کو اپنی مسجد سے نکال دیا۔ انھی دنوں امرتسر میں مولوی عبداللہ مرحوم سوڑیاں والے اور مولوی عبداللہ تلونڈی اور سید حسن شاہ بٹالہ والے آئے تھے۔ میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی تو آمین بالجہر کہی۔ انھوں نے بھی مجھے منع کیا تو میں نے حدیث ان کے سامنے پیش کی۔ انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو میرے استاد مولوی غلام علی صاحب مرحوم نے دیا تھا کہ اس حدیث پر امام شافعی

[1] ترجمہ اردو مشکوٰۃ از نواب قطب الدین خاں دہلوی حنفی (مؤلف)

عمل کرے اور امام اعظم عمل نہ کرے۔ انھوں نے مجھ سے پوچھا تو کس کا شاگرد ہے میں نے کہا میں مولوی غلام رسول کا شاگرد ہوں۔ بولے افسوس وہ تو حنفی تھے وہ کیوں لامذہب ہو گئے۔ پھر تینوں صاحب غصّے میں مولوی صاحب موصوف کی مسجد میں پہنچے پوچھا آپ نے اس لڑکے کو کیا سکھایا ہے؟ مولوی صاحب موصوف نے کہا میں نے تو اس کو مسجد سے نکلوا دیا ہے۔ وہ میری نہیں سنتا۔ مگر تینوں کے اصرار کرنے پر مولوی صاحب ممدوح بھی میری طرف ہو گئے۔ کہ اچھا اس کی یہ دلیل ہے تو آپ لوگ اس کا جواب دیں۔ جواب میں انھوں نے وہی کہا جو مولوی صاحب خود فرمایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب نے اس جواب کو توڑا تو ان کو یقین ہو گیا کہ واقعی مولوی صاحب کی تعلیم ہے۔ ادھر خدا نے مولوی صاحب کے قلب مبارک پر یہ اثر کیا کہ انھوں نے بھی رفع یدین اور آمین بالجہر شروع کر دی کیونکہ مولوی صاحب موصوف گو میرے ساتھ سختی کرتے تھے۔ مگر ان مسائل کے متعلق کتابوں میں تحقیق کرتے رہتے تھے آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے اجراء کا تھا وہ آگیا۔ تو مولوی صاحب مرحوم نے علانیہ عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا شہر امرتسر میں ہزاروں آدمی عمل بالحدیث کر رہے ہیں۔

امرتسر میں یہ گل کھلا کر میں اپنے وطن ضلع مظفر گڑھ میں شادی کرانے چلا گیا۔ ریل نہ ہونے کی وجہ سے کئی دنوں کا سفر تھا۔ راستے میں بھی یہی طریق رہا۔ جہاں نماز پڑھی آمین بالجہر کہی اور شورش ہوئی۔ خدا خدا کر کے اپنے وطن حسین پور ضلع مظفر گڑھ میں پہنچے وہاں بھی اپنا قصبہ (حسین پور) میں آمین بالجہر کہی تو عام شورش ہوئی یہاں تک میرے سسرال والوں نے نکاح دینے سے انکار کر دیا۔ مگر اللہ مسبب الاسباب نے میرے لیے ایک عجیب سبب بنایا۔ کہ مولوی مظفر حسین صاحب مرحوم کا نذ ہلی تک جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا کیوں اس لڑکے پر خفا ہوتے ہو اس نے کوئی برا کام نہیں کیا یہ تو سنت ہے۔ ان کے مریدوں نے کہا۔ آپ کیوں نہیں کرتے۔ مولوی صاحب مرحوم نے فرمایا تم لوگوں کی شورش سے ڈر کر نہیں کرتا۔ تجدید میں کیا کہتا ہوں مولوی صاحب مرحوم کے اتنا فرمانے سے میرا نکاح بھی ہو گیا۔ اور فتنہ بھی فرد ہوا۔ اس کے بعد میں دہلی گیا تو وہاں بھی آمین بالجہر کرنے پر شور بپا ہوا۔ میں نے نواب قطب الدین

صاحب مرحوم کی مسجد میں جاکر عمل بالحدیث کیا تو نواب صاحب خفا ہوئے میں نے کہا آپ کی کتاب مظاہر حق سے تو مجھے ہدایت ہوئی اور آپ ہی منع کرتے ہیں مگر نواب صاحب یہی فرماتے رہے کہ یہاں مت آیا کرو لیکن ایک جوش جوانی، دوسرا جوشِ عشق کون رُکے۔ آخر میں نے اپنے ساتھ چند آدمی ملا لیے اور متفق ہو کر نواب صاحب کی مسجد میں گئے کسی مصلحت سے نواب صاحب بھی خاموش رہے بلکہ فرمایا اچھا ہم نہیں منع کرتے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم بھی ان دنوں عمل بالحدیث نہ کرتے تھے۔ اس لیے مولوی عبدالرب صاحب نے بڑی سختی سے میری تردید کی اور بطور طعنے کے کہا اگر یہ سنت ہے تو مولوی نذیر حسین صاحب کیوں نہیں کرتے۔ یہ سُن کر میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گیا میں نے جاکر عرض کیا یا تو یہ فرمائیے کہ یہ فعل سنت نہیں یا خود کیجیے۔ علماء ہم کو طعن دیتے ہیں یہ سُن کر حضرت میاں صاحب نے فرمایا اچھا ہم بھی کریں گے چنانچہ انھوں نے بھی عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر تو کیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کا سلسلہ شاگردی تو بہت وسیع تھا۔ اس لیے دُور دُور تک اثر پہنچ گیا۔ دہلی میں یہ رنگ دیکھ کر میں امرتسر آیا۔ ملازمت کے طبقے میں داخل ہوا اس عرصے میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسر تشریف لائے جن کے اثر صحبت سے عمل بالحدیث کو بہت ترقی ہوئی۔